رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۹۳

THE ALHAKAM

=qadian=

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ ۵

بیادر بزم مستاں تا بہ بینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

مدیر۔ شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی

قیمت سالانہ
والیان ریاست و امراء سے ۱۰ روپیہ
معاونین سے ۶ روپیہ
عوام سے ۵ روپیہ

مدینۃ المسیح قادیان دارالامان سے ہر انگریزی کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو خدا کے فضل و رحم کیساتھ شائع ہوتا ہے۔

چہ گویم باتو گر آئی چہا در قادیاں بینی + دوا بینی شفا بینی غرض دارالاماں بینی

جلد ۲۵ ؛ مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۲۳ء ؛ نمبر ۳۵

جناب شردھانند جی سے جماعت احمدیہ قادیان کے مناظرہ کے لئے تیاریاں

حسب ذیل مضمون جناب شردھانند صاحب کو بذریعہ ڈاک ارسال کیا گیا ہے۔

مکرم جناب شردھانند صاحب!

آپ کا تازہ اشتہار بابت مناظرہ مابین اہل اسلام و پیروان آریہ مت پڑھ کر سخت حیرت ہوئی۔ کیونکہ باوجود اسکے کہ آپ کے پہلے اعلان کے شائع ہونے پر ہماری طرف سے فوراً آمادگی مباحثہ کا اظہار کر دیا گیا تھا۔ اور بذریعہ خاص تار آپ کو اطلاع دیدی گئی تھی۔ آپ نے اس اعلان کی ہمیں کوئی اطلاع نہیں دی حالانکہ ایسے موقعوں پر انصاف چاہتا ہے کہ فریق مخالف کو خاص طور پر اطلاع دیجائے۔ دوم موجب حیرت یہ ہوا۔ کہ آپ نے اپنے اعلان کے جواب کے لئے مدت ایسی قلیل مقرر کی ہے کہ بعض جگہ سے جواب کا وقت پر پہنچنا بالکل ناممکن تھا مگر بہرحال ہم جیسا کہ پہلے بیان کر چکے ہیں۔ آپ سے مباحثہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور ہر ایک اس مسئلہ پر مباحثہ کرنے کے تیار ہیں جو اسلام اور آریہ مذہب میں اختلافی ہو لیکن چونکہ آپ نے وقت کی تعیین کر دی ہے اور ڈر ہے کہ اگر اس عرصہ میں ہم مضمون معین نہ کر دیں تو بعد میں آپ یہی عذر کر دیں۔ کہ اب وقت گذر گیا ہے اسلئے وہ مضمون جس پر بحث ہو یہ ہو۔ (۱) کیا وید الہامی کتاب ہے۔ (۲) کیا قرآن کریم الہامی کتاب ہے۔ (۳) تناسخ۔

تیسرے مسئلہ کو بحث میں شامل کرنا اسلئے ضروری ہے کہ یہ مسئلہ ہر قسم کے ہندو خیالات کی جان ہے۔ اور تمام ہندوستان میں نشو و نما پانے والے فرقوں نے اسکو کسی نہ کسی رنگ میں تسلیم کیا ہے پس درحقیقت قدر مشترک ہندوستان میں پیدا ہونیوالے مذاہب میں تناسخ ہی ہے۔

اسکے بعد میں آپ کی توجہ ان شرائط کی طرف پھرانا چاہتا ہوں۔ جو آپ نے مباحثہ کے متعلق تجویز کی ہیں۔ ان شرائط میں سے ہمیں ۳ و ۴ و ۵ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ منظور ہیں۔ اور جن شرطوں کے متعلق ہمیں اختلاف ہے اور وہ ۱ و ۲ و ۶ ہیں۔

شرط اول میں آپ نے یہ تجویز کیا ہے کہ پریذیڈنٹ آریہ سماج کی طرف سے ہوگا۔ یہ حق نہ معلوم آپ نے آریہ سماج کو کس وجہ سے قائم کیا ہے۔ مباحثہ کے وقت دونوں فریق کے سامعین حقوق ہوتے ہیں۔ ان حقوق کی حفاظت کیلئے ہمیشہ ایسا ہی آدمی پریذیڈنٹ ہونا چاہیئے۔ جسپر دونوں فریق اعتبار کر سکیں۔ ہم پچھلے تجربوں کی بنا پر کہہ سکتے ہیں۔ کہ آریہ سماج کے پریذیڈنٹوں نے اپنے اختیارات پریذیڈنٹی کو غلط طور پر استعمال کیا ہے۔ اور اگر یہ بات نہ بھی ہو۔ تب بھی ایک فریق کے اختیار میں پریذیڈنٹ تقرر بالکل غلط راہ ہے اور بے انصافی ہے۔ پس ہم تجویز کرتے ہیں کہ پریذیڈنٹ نہ آریہ ہو نہ مسلمان۔ بلکہ سکھوں و ہندوں یا مسیحیوں یا پارسیوں یا برہمو سماج میں سے ہو۔ اور مسلمہ فریقین ہو۔ جس فریق سے بحث ہو اس کے ساتھ اگر آریہ سماج ایسا معزز شخص ان فرقوں میں سے مقرر کرے جو اس فرقہ اور آریہ سماج کے مباحثہ کے وقت پریذیڈنٹ ہو۔

دوسری شرط کے متعلق اسقدر ترمیم کرتے ہیں کہ خلاف ورزی ایک وسیع لفظ ہے۔ اس کی جگہ چاہیئے کہ جو شخص پریذیڈنٹ کے حکم کے تسلیم کرنے سے انکار کرے گا اسکو اپنی جگہ سے ہٹا دیا جائے گا۔ اس تبدیلی کی ضرورت اسلئے پیش آئی ہے کہ بعض دفعہ حکم مبہم ہوتا ہے اور ایک دفعہ اس کے اظہار پر دوسرا شخص اس کے مفہوم کو نہیں سمجھتا۔ پس ایسی صورت میں ہی شخص کو نکالا جا سکتا ہے جبکہ اس سے دیدہ و دانستہ خلاف ورزی ہو۔

چھٹی شرط پر ہمیں یہ اعتراض ہے کہ ایک مذہبی بحث کے لئے دس دس منٹ کی تقریر بالکل مضحکہ انگیز ہے۔

مذہبی گفتگو شغل بازی یا بٹیر بازی نہیں ہے۔ اگر احقاق حق مطمح نظر اور مطلوب ہے۔ تو مدعی کو اپنے دعوی کے پیش کرنے کے لئے اور مدعا علیہ کو اپنے جواب کے سنانے کے لئے کافی وقت ملنا چاہیئے۔ پس ہمارے نزدیک پہلی تقریروں کا وقت کم سے کم دو دو گھنٹے کا ہونا چاہیئے اور اس کے بعد بیس بیس منٹ کا وقت رکھا جائے۔ تقریریں کم ہوں تو مضر حرج نہیں جس قدر کہ وقت کے ناکافی ہونے سے نقصان ہوگا۔

اگر یہ تجویز آپ کو منظور نہ ہو تو پھر وقت دس منٹ کی بجائے پندرہ منٹ کر دیا جائے۔ اور شرط یہ کر دی جائے کہ ایک دفعہ میں ایک ہی خوبی یا معیار یا اعتراض مدعی یا مدعا علیہ پیش کریگا۔ ایک سے زیادہ خوبیاں یا معیار یا اعتراضات پیش کرنے کی اسکو اجازت نہ ہوگی۔ تاکہ دونوں فریق کو اپنے مدعا کے بوضاحت بیان کر دینے میں آسانی ہو۔ ہاں یہ شرط ہوگی کہ پانچ دفعہ سے زیادہ ایک ہی بات پر بولنے کی اجازت نہ ہوگی۔ پھر اور سوال لینا پڑے گا۔ اور اس سے کم تعداد پر بھی کوئی فریق دوسرے کو مجبور نہیں کریگا۔ یعنی یہ نہ کرے گا کہ پانچ سے کم تقریروں پر جلسہ کو یا مضمون زیر بحث پر گفتگو کو بند کر دے۔

تین شرطیں ہم اور زیادہ کرنا چاہتے ہیں جنہیں سے ایک یہ ہے کہ چونکہ آپ نے اس اعلان میں کافی وقت نہیں دیا کہ مختلف فرق اسلامیہ کسی ایک بات پر جمع ہو سکیں۔ اسلئے یہ جائز ہوگا کہ بعد میں آپ کے مجموعے سے بحیثیت پر آمادگی ظاہر کرنیوالے فرقے سب کے سب ایک ہی کو اپنا نمائندہ کھڑا کر دیں۔ یا بعض آپس میں مل کر اپنے حق کو دوسرے کی طرف منتقل کر دیں۔ اس طرح دائرہ بحث تنگ ہو کہ ضروری مضامین پر زیادہ بسط سے گفتگو کرنے کا موقعہ ملا جائیگا۔

دوسری شرط یہ ہے کہ مباحثہ کو کسی معذوری کی وجہ سے دوسرے سے ٹالنا جائز ہوگا۔ اس پر شرط ہم کا اطلاق نہ ہوگا۔ تیسری شرط یہ ہے کہ آخری تقریر مدعی کی ہوگی نہ کہ مدعا علیہ یا معترض کی۔

پھر ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اگر آپ نے ہماری ان تجاویز سے یہ ناجائز فائدہ اوٹھانا ہے کہ بعد میں کہدینا ہے کہ چونکہ انہوں نے میری شرائط کے مطابق مباحثہ منظور نہیں کیا۔ اس لئے انکو وقت نہیں دیا گیا تو ہم سب شرائط کو منظور کرتے ہیں جو آپ نے تجویز کی ہیں لیکن ہم تمام پبلک اور خصوصاً انصاف پسندوں کے سامنے اعلان کرتے ہیں۔ کہ یہ ایک نہایت ہی غیر منصفانہ طریق ہے کہ ایک فریق اپنے ہی قبضہ میں سب اختیارات رکھنا چاہے اور انصاف اور عقل پر مبنی اعتراضات کو بھی قبول نہیں کرتا۔ اگر آپ ہمیں اس طرح مجبور کر کے اپنی پیشکردہ شرائط کو منظور کرانا چاہتی ہے۔ تو یہ اس کا دعوی خود اقرار شکست کے بھی ایک جامہ ہے۔ اور جبکہ شکست خوردہ دشمن کا بھی یہ حق تسلیم کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے خیالات کو فاتح کی پیشکردہ شرائط کے مقابلہ میں پیش کرے تو یہ بات نہایت خلاف عقل ہے کہ ایک فریق بحث سے بھی پہلے اپنی طرف سے سب پیش کردہ شرائط کو بلا چون وچرا منظور کرنے پر زور دے۔

ہمیں امید کرنا چاہیئے کہ آپ کی طرف سے جلد ہی جلد مجھے اس کی اطلاع دی جائے گی کہ آپ ہمارے ساتھ مباحثہ کرنا منظور ہے یا نہیں۔ اور آیا پیشکردہ اصلاحات کے مطابق یا اپنی ہی شرائط پر جنمیں سے بعض بالکل غیر معقول ہیں۔

(رحیم بخش ایم۔ اے ناظر تالیف واشاعت جماعت احمدیہ قادیان)

ہمارا ریمارک

سوامی شردھانند صاحب کا اعلان پہنچے گذشتہ اشاعت میں چھاپ دیا تھا اور میں نے اس کو کھلا گریز قرار دیا ہے۔ اب بھی میں اسے گریز ہی سمجھتا ہوں۔ اور مجھے یقین ہے کہ سوامی شردھانند خود اس میدان میں ہرگز نہیں آئے گا۔ بلکہ اس پیالہ کو حسب ہدایت ہی ممکن ہو ٹلا دیگا۔

سوامی جی آولا اس اشتہار کو ۱۰ ستمبر ۱۹۲۳ء کے **کیسری** میں چھپوایا ہے اور ۹ ستمبر آخری تاریخ منظوری کی مقرر کی اور خود ساختہ شرائط ایسے مقرر کئے کہ انکو یقین ہونا چاہیئے کہ ان شرائط کو کوئی قبول نہیں کریگا۔ اگر اسی قسم کی شرائط کسی مسلمان کی طرف سے پیش کی جاتیں یا کی جاتیں تو سوامی جی اس پر بیسیوں قسم کے اعتراضات کرتے۔ پھر **تقاضائے انصاف** وحق پرستی یہ تھا کہ وہ ان تمام الجھنوں اور حجتوں کو خود طے دیتے جنھوں نے انکے پہلے چیلنج پر منظوری کے تار دیئے تھے مگر سوامی جی نے اس نئے چیلنج میں اتنا بھی ذکر نہیں کیا کہ کوئی چیلنج اس نے پہلے دیا تھا اور اس کے لئے مسلمانوں نے آمادگی کا اظہار کیا تھا اور اس خاموشی کے ساتھ اسپر گذر گئے ہیں کہ گویا مردہ اند۔

بہرحال اب اس نئے چیلنج کا جو حشر ہونیوالا ہے وہ دنیا دیکھ لے گی۔ سوامی **شردھانند** خود سید الاں مناظرہ میں بہ حیثیت **مناظر** امید نہیں کہ پیش ہو۔ اسوقت تک لوگوں کا خیال یہی ہے اور یہی ہونا چاہیئے کہ سوامی شردھانند چیلنج دے رہا ہے۔ اور قدرتی طور پر وہی مباحثہ کرے گا۔ مگر یہ خیال اور یہ امید پوری ہوتی نظر نہیں آتی۔ سلسلہ **عالیہ احمدیہ** کے صیغہ اشاعت نے اس چیلنج کو بہرحال منظور کیا ہے۔ **سوامی جی** کی شرائط میں بہت ہی **کم ترمیم** پیش کی ہے۔ تاکہ انہیں کوئی راہ گریز [illegible] اور بالآخر اگر وہ ہماری ترمیم کو منظور نہ کریں جو بجائے خود انکی کمر پر کی ایک دبیز فہیم و انصاف پسند پبلک کے نزدیک ہوگی۔ تو ہم نے خود ان کی ہی پیشکردہ **شرائط** پر بھی مباحثہ کو منظور کر لیا ہے تاکہ

احقاق حق اور ابطال باطل کا موقعہ ملے

لیکن اب بھی اگر سوامی شردھانند خود مباحثہ کرنے کے لئے کھڑے نہ ہوئے اور انھوں نے اپنی بجائے کسی اور کو کھڑا کیا تو پبلک پر کھلا جائیگا کہ

سوامی جی مناظرہ سے گریز کرتے ہیں۔ اور وہ اس پیالہ کو کسی دوسرے کے ہاتھ میں ٹلا رہے ہیں۔ واقعات اس امر کی شہادت دیں گے کہ سوامی جی خود مباحثہ کے لئے آتے ہیں یا صرف تماشائی کی حیثیت سے وہاں آتے ہیں میں ایک عرض دوسرے مسلمانوں کی خدمت میں کرنا بھی اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ یہ وقت ہے کہ وہ اپنی **متحد قوت** کا ثبوت دیں۔ اسوقت **اسلام** کا مقابلہ کفر سے ہے اور ہم سب **قرآن کریم** اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عاشق اور جاں نثار ہیں اس لئے بہتر ہوگا کہ اظہار حق کے لئے اگر ہمیں کسی قسم کی بھی قربانی کرنی پڑے تو اس میں ایک دوسرے سے آگے ہوں۔

اس جنگ کیلئے آریوں نے اپنے خیال کے موافق بہت بڑی تیاری کی اور ان تمام شیطانی تصانیف کا مطالعہ کرنا شروع کیا ہے جو اسلام کے خلاف آجتک لکھی گئی ہیں۔ لیکن ہم اس قسم کی باتوں سے نہ ڈرتے ہیں نہ پرواہ کرتے ہیں۔ سارے تیرہ سو سال ہونے کو آتے ہیں کہ **اسلام** پر شیطان حملہ کرتا رہا ہے اور اسنے ہمیشہ شکست کھائی ہے۔ اب بھی یہی ہوگا۔ اس لئے کہ صداقت صداقت ہی ہے۔ لوہا آگ میں پڑکر فولاد ہو جاتا ہے اور سونا کندن بن جاتا ہے۔ اس قسم کے **مقابلوں** کا خطرہ نہیں لیکن اگر ہم خود اپنے اندر تبدیلی نہ کریں گے اور **اعتصام بحبل اللہ** پر عمل نہ کریں گے تو اندیشہ ہے کہ ہماری کمزوریاں ہماری پناہ کا موجب نہ ہوں۔ بہرحال اسوقت ضرورت ہے کہ متفق ہو کر **اظہار صداقت** اسلام کے لئے کھڑے ہو جائیں۔

اتحاد اسلامی

گذشتہ اشاعت میں جو پیڈ **اتحاد اسلامی** کی ضرورت پر لکھا تھا اس میں میں نے ظاہر کیا تھا کہ یہ آواز ہر طرف سے اٹھ رہی ہے جن کے اقتباسات کا وعدہ کیا گیا تھا۔ وہ درج نہ ہو سکے۔ ذیل میں موجودہ معاصر سیاست اور زمیندار کا اقتباس درج کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

چنانچہ معاصر "زمیندار" اپنی اشاعت ۱۴ ستمبر ۱۹۲۳ء میں لکھتا ہے۔

"ہر جگہ ہندو منظم اور مسلمان منتشر ہو رہے ہیں فتنہ و مقامات پر فساد کا محشر برپا ہے مسلمان پٹ رہے ہیں۔ کوئی رہنما نہیں کوئی سردھر امو جود نہیں۔ بھیڑوں کا ایک گلہ ہے بے گلہ بان اور نہتوں کا ایک لشکر ہے بے کماندار"

ایسا ہی معاصر "سیاست" بھی اپنی اشاعت ۱۴ ستمبر ۱۹۲۳ء میں اس ضرورت کو حسب ذیل الفاظ میں ظاہر کرتا ہے۔

"اسلام اور مسلمانوں کی بربادی کا مشورے ہو چکے ہیں اگر انہوں نے اپنا مرکزی نظام درست نہ کیا اور وہ فوراً اصلاح کی طرف متوجہ نہ ہوئے تو ارتداد اور منصفین کا سیلاب انکو بہالے جائیگا۔ مسلمانوں کا شور اور فریاد بے جا اور بیکار ہے دنیا میں وہی قومیں زندہ رہ سکتی ہیں جو میدان عمل میں گامزن ہوں"

مولوی محمد امین کی گرفتاری انگریزی سرحد پر

مولوی محمد امین جو روسی علاقہ میں انگریزی جاسوس کے شبہ میں گرفتار ہوئے تھے۔ اور اب ہندوستان واپس آ رہے ہیں انگریزی سرحد پر انگریزی حکومت کے ہاتھ گرفتار ہو گئے ہیں۔ احمدی جماعت کے لیے مولوی محمد امین کا انگریزی سرحد پر انگریزی عمال کے ہاتھوں گرفتار ہونا فی الحقیقت ایک تعجب خیز امر ہے۔ لیکن جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں متعدد مرتبہ ستایا گیا ہو اور روسی عمال نے ان کو انگریزی جاسوس سمجھکر ہر قسم کی تکالیف دی ہوں۔ وہاں انگریزی حکام نے اُسے روسی جاسوس سمجھ لیا ہو۔ تو تعجب کی کیا بات ہے۔ مگر ہمکو یقین ہے کہ یہ غلط فہمی جلد دور ہو جائیگی۔

ہم واقعات اور حالات سے سردست محض ناواقف ہیں۔ لیکن جو قیاس ہم کر سکتے ہیں وہ یہی ہے کہ انپر کسی سیاسی جرم کا شبہ کیا گیا ہو۔ گورنمنٹ ہند احمدی جماعت کی پوزیشن سے خوب واقف ہے۔ کہ یہ کوئی سیاسی انقلابی جماعت نہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ ہندوستان کی سیاسی جماعتوں نے ہمیشہ اس بات کی مخالفت کی اور اس کے خلاف ایجی ٹیشن پیدا کرنے میں کبھی کمی نہیں کی۔ مگر ہمکو کوئی چیز اپنی جگہ سے جنبش نہیں دے سکی۔ ابھی برلن کی مسجد احمدی خواتین کے چندہ سے بن رہی ہے۔ اسی بنیاد رکھنے پر ہماری جماعت پر انگریزی جاسوس ہونے کا شبہ کیا گیا۔ اور اس قدر کثیر رقم مستورات کی طرف سے جمع کیا جانا تعجب سے دیکھا گیا۔ مصر میں ہمارے نوجوان مجاہدین پر اس قسم کی اعتراض کئے گئے۔ کہ تم انگریز دوست کے حامی ہو۔ یہ تو ہماری حالت ہندوستان اور اس سے باہر ہے کہ انگریز دوستی کی خیر خواہی اور ہمدردی کا الزام دیا جاتا ہے ہم اس الزام کو اگر یہ الزام ہو سکتا ہے شرح صدر سے قبول کرتے ہیں۔ اور اپنے اس جرم کا اگر یہ جرم ہے اقبال کرتے ہیں۔

ہمارا مذہب ہمکو حکومت کے ساتھ وفاداری اور قانون کی پابندی کی تاکید کرتا ہے۔

اسلئے ہم اس کو نہیں چھوڑ سکتے۔ انگریزی حکومت کے عمال نے ہمارے ایک آدمی کو کسی سیاسی شبہ میں گرفتار کیا۔ ہم اس کو بے شک ناپسند کرتے ہیں۔ اور کچھ عجب نہیں کہ بظاہر یہ سراسر ظلم معلوم ہوتا ہے۔ لیکن حکومت اپنے مشکلات سے مجبور ہے۔ ہم مولوی محمد امین صاحب کے متعلق سردست اسقدر کہیں گے کہ وہ احمدی جماعت کا ایک مخلص ممبر ہے۔ ناممکن ہے کہ وہ کسی انقلابی یا امن شکن تحریک کا حامی ہو سکے۔ ورنہ وہ اسوقت احمدی جماعت سے خارج ہو جائیگا۔ اور یہ اس شخص کے لیے ایک بہت بڑی سزا ہے جو دنیا کی تمام تکالیف کو برداشت کر کے احمدی ہونا قبول کرتا ہے۔ اور ہم اس حیثیت سے ایسے ہر الزام کو باطل غلط اور لغو قرار دینے میں حق پر ہونگے۔ جو کسی مخلص احمدی پر لگایا گیا لیکن جب تک حالات ہمارے سامنے نہ ہوں ہم کچھ نہیں کہہ سکتے کہ

کیا حقیقت ہے

گورنمنٹ ہند سے صرف اسقدر استدعا کریں گے کہ مولوی محمد امین احمدی جماعت کا ایک مخلص فرد ہے اور وہ روس میں اپنی جماعت کے حالات معلوم کرنے کے لئے گیا تھا۔ کیونکہ ہمیں معلوم ہوا تھا کہ وہاں ہماری جماعت ہے۔ اور ہمکو اپنی جماعت کا ایک ایک فرد ایک ایک جماعت سے بڑھ کر قیمتی اور قابل قدر ہے اس لئے کہ

وہ خدا کیلئے اس سلسلہ کو قبول کرتا ہے

اور محض خدا کی رضا کے لئے دنیا کی مخالفت کو خرید لیتا ہے۔ پھر اگر ہم انکے حالات سے باخبر نہ رہیں تو اس سے بڑھ کر ہمارا قومی جرم کیا ہو گا؟

بہرحال مولوی محمد امین صاحب کے متعلق یہ سن کر تو خوشی ہوئی ہے کہ وہ صحیح و سلامت ہندوستان پہونچ گئے ہیں۔ اور روسی عمال کے مظالم سے اللہ تعالیٰ نے ان کو بچا لیا۔ گورنمنٹ ہند سے ہمکو توقع ہے کہ انصاف کے رشتہ کو ہاتھ سے نہ دیگی۔ اور ایک بے گناہ کو محض شک و شبہ کا شکار نہ ہونے دیگی۔ کچھ شک نہیں کہ احمدی جماعت کو اس خبر کے سننے سے بہت پریشانی ہو گی۔ مگر ہم اپنی جماعت کو صبر اور حوصلہ سے حالات کے دیکھنے کا مشورہ دیتے ہیں۔ گورنمنٹ کے انصاف سے ہم مایوس نہیں ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ انشاء اللہ مطلع صاف ہو جائے گا۔ اور بادل اڑ جائیں گے۔ - - - - - - اور وہ وقت قریب ہے کہ مولوی محمد امین صاحب کا دامن انشاء اللہ ہر قسم کے الزامات سے پاک قرار دیا جائیگا۔ اور وہ بہت جلد اپنے دوسرا فتادہ بھائیوں کے حالات سے جماعت کو آگاہ کر سکیں گے۔ مولوی محمد امین نے سلسلہ کی اشاعت و تبلیغ کے لئے جو مصائب برداشت کئے ہیں۔ وہ سلسلہ کی تاریخ میں ہمیشہ سنہری الفاظ سے لکھی جائیں گی۔ اور انکی ہمت و حوصلہ احمدی نوجوانوں کے لئے نشان میل ہو گا۔ جماعت کے تمام افراد سے یہ التجا کرنا بالکل درست ہے کہ مولوی محمد امین صاحب کی کامل رہائی کو رہا ہونے کے لئے

حضرت احدیت سے دعا کریں

وصیت نمبر ۲۰۶۳

میں شیر زمان خلف احمدی ولد رسالدار عبداللہ خانصاحب قوم احمد زئی ساکن چھڈ تحصیل ایبٹ آباد ضلع ہزارہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے ملکیت جائداد غیر منقولہ و منقولہ و صناعات چھڈ و سرائے نعمت خان و باندہ منیر و سیمریان دہرم پانی علاقہ تحصیل ایبٹ آباد ضلع ہزارہ میں واقعہ ہے جس کی تفصیل کاغذات سرکاری میں موجود ہے جائداد مذکور کی تعداد تخمیناً دو ہزار ایکسر چھیاسی کنال ہے جس میں گیارہ سو کنال زیر قبضہ قرار عمان مورثی ہے۔ باقی خود کاشت ہے جسمیں سے (۳۸) کنال زیر قبضہ مرتہنان سابقہ بعوض چار سو ۴۰۰ روپیہ ہے اور ایک مکان واقعہ ایبٹ آباد میں میرا نصف حصہ ملکیت ہے۔ اور کل جائداد کی قیمت کا اندازہ بمنظوری میری جائداد و منقولہ کے چالیس ہزار ہے (۴۰۰۰۰) میں اپنی جائداد مذکورہ کے دسواں ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں (۴۰۰۰) میری جائداد ہے کہ میں جائداد وصیتی کی قیمت چار ہزار (۴۰۰۰) روپیہ اپنی زندگی میں بخشت یا خواہ باقساط صدر انجمن کو ادا کر دوں واندریں صورت صدر انجمن جائداد کی مستحق نہ ہوگی بصورت ثانی اگر میرے ورثاء یہی قیمت میری وفات پر ادا نہ کر دیویں تو صدر انجمن جائداد مذکورہ پر قابض ہوگی (۴) اگر کچھ قیمت ادا ہو جاوے اور کچھ رہجاوے تو صدر انجمن رقم ادا شدہ کا لحاظ رکھ کر بلحاظ نسبت کے جائداد کا قبضہ کریگی (۵) مبلغ ایک سو روپیہ نقد دیتا ہوں انمیں سے مبلغ بیس روپے بابت چندہ شرط اول ہے اور باقی ماندہ اسی روپیہ خاص میری نعش کے قادیان پہونچانے و دفن کرنے کے اخراجات کی بابت خزانہ صدر انجمن میں جمع رہیگا (۶) اگر میرے مرنے کے وقت کوئی اور جائداد پیدا یا ثابت ہوگی تو اسکے اسیقدر حصہ پر بھی ایک بٹہ دس ۱/۱۰ پر بدیں بصیرت حاوی ہوگی۔ اسکی قیمت کے لئے بھی وہی شرائط ہیں جو اوپر درج کی گئیں۔

۹/۱۹۲۲

العبد — گواہ شد — گواہ شد

خیر زمان بقلم خود — محمد یوسف اپیل نویس سکرٹری امیر جماعت احمدیہ — محمد یعقوب مولوی فاضل مبلغ قادیان بمقام پشاور ۲۰/۹/۲۲

مکرر آنکہ بموجب وصیت متذکرہ بالا چار ہزار روپیہ بتقسیط تین ہزار ایک سو کے نوٹ اور نو سو روپیہ قرض صندوق میاں محمد یوسف صاحب اپیل نویس سکرٹری امیر جماعت مردان جنکی ادائیگی کی کفالت میں اقرار نامہ پانچ روپیہ کے وثیقہ پر میاں موصوف کی اپنی قلم کا تحریر کردہ باضابطہ ادائیگی قسط فی روپیہ ماہوار ہے وثیقہ پر کل رقم ایک ہزار ہے۔ ایک سو روپیہ اقساط میں مجھے وصول ہو چکا بقایا نو سو قابل وصول ہے یہ ملف وصیت ہذا ہو کر عرض ہے کہ یہ روپیہ اس سے وصول ہو۔ اور بقایا کے نوٹ بصیغہ بیمہ ارسال ہیں گویا کہ اب وصیت ہر طرح سے مکمل ہے ۲۰/۹/۲۲

دستخط بحروف انگریزی۔

مصر میں تبلیغ و اشاعت سلسلہ کیلئے ہمیں کیا کرنا چاہیئے

مصر کے تازہ ترین اخبارات سے اور مجاہد مصر کے مکتوبات سے معلوم ہوا ہے کہ خواجہ **کمال الدین** صاحب کے مصر کا نتیجہ احمدیت کی مخالفت کی صورت میں ظاہر ہوا ہے۔ خواجہ صاحب کو ذاتی طور پر اس سفر سے روپیہ پیسہ کیصورت میں جو فائدہ ہوا وہ بے شک انکے لئے قابل قدر ہو سکتا ہے مگر انہوں نے اپنے قیام مصر میں

احمدیت سے ارتداد کو اختیار کر لیا۔

اور اعلان کیا کہ وہ احمدی جماعت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھتے اور وہ حنفی مسلمان ہیں۔ ہمیں خواجہ صاحب کی ذات سے انکے اعلان سے کوئی تعلق نہیں۔ مجاہد مصر نے سابقہ میں ایک سلسلہ مضامین کا ارسال کیا ہے وہ انشاء اللہ اس لئے چھاپ دیا جائیگا کہ جماعت پر حقیقت کا انکشاف ہو جائے میں سردست جس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ مصر میں چونکہ مخالفت کا بازار گرم ہو گیا ہے اور اخبارات میں مخالف مضامین نکل رہے ہیں۔ اسلئے اسوقت ہماری جماعت کا یہ تبلیغی فرض ہے کہ اخبار کے ذریعہ مصر میں تبلیغ کے سلسلہ کو وسیع کیا جائے۔ مصر کے متعلق ہماری امیدیں بہت وسیع ہیں۔ اور انشاء اللہ العزیز وقت آتا ہے کہ مصری قوم نیازمندی اور اخلاص کے ساتھ حق کو قبول کرے گی۔ اسوقت ہمارا اپنا اخبار مصر میں ہونا لازمی ہے۔ عزیز مکرم محمود احمد نے **البشریٰ** کے جاری کرنیکا ارادہ کیا ہوا ہے لیکن ابھی اس کی اشاعت میں توقف ہے اسلئے سردست مصر کے ایک اخبار کو چھ ماہ کیلئے مجاہد مصری نے لیا ہے یہ ہفتہ وار اخبار ہے اور مصر کے اخبارات میں ایک معتمد اور مشہور پرچہ ہے اس کی قیمت ہندوستان میں سات روپیہ سالانہ ہوگی۔ اس اخبار میں سلسلہ احمدیہ کے متعلق مضامین پوری آزادی اور تفصیل سے شائع ہو سکیں گے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ کم از کم پانچسو خریدار ہماری جماعت کے اس اخبار کے لئے ہو جائیں۔ میں اس کے متعلق کوئی جوش دلانیوالی اپیل نہیں کرنا چاہتا۔ یہ ایک جائز ضرورت ہے اور رہنے اس کو سلسلہ کی اشاعت کے لئے پورا کرنا ہے۔ اسلئے میں احکم کے خریداروں کو تحریک کرتا ہوں۔ کہ وہ جلد سے جلد اس اخبار کی خریداری منظور کریں۔ اگرچہ یہ رقم یکمشت دینی چاہیئے لیکن محض سہولت کے خیال سے وہ قسطوں میں بھی ادا کی جائے گی۔ پس احباب فوراً خریداری کی درخواستیں بھیجدیں۔ اور چندہ کی رقم دفتر الحکم میں بھیجدیں۔ دفتر الحکم اس امر کیلئے ذمہ دار ہوگا کہ اخبار باقاعدہ ان کی خدمت میں پہنچے۔ لیکن اگر وہ کسی وجہ سے اخبار نہ لینا چاہیں تو وہ اخبار کی ایک کاپی ان کی طرف سے بھی مفت شائع کی جائے گی۔ حقیقت میں عربی اخبار کا زیادہ فائدہ تو عربی پڑھنے اور سمجھنے والی قوم میں ہو سکتا ہے اسلئے اگر احباب چاہیں تو وہ اپنا اخبار مفت اشاعت کے لئے دے سکتے ہیں۔ یہ بہترین طریق ہوگا۔ میں یقین نہیں کرتا کہ ہمارے پانچسو دوست بھی ایک پیسہ پر یہ مصر و بلاد شام میں اشاعت سلسلہ کے لئے نہ دے سکیں؟

مسلمانان ہند بیدار ہوں

(مجاہد مصر کے قلم سے)

ضرورت ہے کہ مسلمانان ہند اب اپنی غفلت کو چھوڑ دیں اور تمام دنیا اسلام پر ایک نگاہ ڈالیں۔ اور پھر اس کے بعد اپنی اور اسلام کی زندگی کے لئے ایک فیصلہ کن راہ پیدا کریں۔ میں چاہتا تھا کہ مسلمانان ہند کے سامنے وہ دردناک واقعات رکھوں جنکو سنکر یا پڑھکر انسان یا ظالم ہم پر طعنہ زن ہوں۔ اور انکو ہم پر ہنسنے کا موقعہ ملے لیکن وہ لوگ جو ہندوستان میں فقہ کی چند کتب پڑھکر عالم کہلاتے ہیں۔ حالانکہ میں دعویٰ سے اور علی وجہ البصیرۃ کہتا ہوں۔ کہ ایسے لوگ یقیناً علوم عربیہ سے محض ناواقف۔ اور ناآشنا ہیں۔ اور ممالک عربیہ کے بچے۔ ممالک عربیہ کی بچیاں ان سے بہتر عربی بول سکتی ہیں۔ مصر کے گاڑیبان اخبارات خریدتے ہیں اور پڑھتے ہیں۔ مصر کے قلی مہینے بارہا اخبارات کا مطالعہ کرتے ہوئے اور ہوٹلوں کے

خادم اخبار پڑھتے ہوئے پائے۔ اور یہی وہ اخبار ہیں کہ ہندوستان کے لٹ ملاؤں کے سامنے اگر رکھ دیئے جائیں تو وہ ایک فقرہ بھی اس میں سے نہ سمجھ سکیں۔ چہ جائیکہ وہ دنیا کی سیاست پر غور کرکے کسی نتیجہ پر پہونچ سکیں۔ میں نے خوب تجربہ کیا ہے کہ جسقدر طالبعلم ہندوستان میں ہیں۔ دوسرے ممالک میں یہی خیرات کی روٹیوں پر تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ انکے اخلاق اسقدر گر جاتے ہیں۔ اور انکی طبائع میں ایک ایسا جمود پیدا ہوتا ہے کہ وہ بعض و فکر سے کورے ہو بیٹھتے ہیں میں نہیں جانتا کہ ان علماء کہلانیوالے جبہ پوشوں نے دنیا میں کونسا کام کیا ہے۔ جس کیوجہ سے وہ فخر کے ساتھ دنیا میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ دنیا میں اگر کوئی قوم اس قابل ہے کہ جو دنیا سے مٹا دیجائے تو وہ یقیناً یہی قوم ہے جس کی وجہ سے آج دنیا قعر ضلالت میں تباہ ہو رہی ہے۔ میں نے گذشتہ چند ماہ نہایت صبر و سکون کے ساتھ ان مقالات کو پڑھا جو میدان انتداد میں ہمارے خلاف لکھے گئے میں نے ان تحریکات کو ٹھنڈے دل سے دیکھا جو ہمارے خلاف کی گئیں۔ میں نے ان کوششوں پر ایک نگاہ ڈالی جو سلسلہ احمدیہ کے مٹا دینے کیلئے کیجاتی ہیں۔ اور میں ایک عرصہ تک صبر سے کام لیتا رہا۔ لیکن جب کہ میں نے دیکھا کہ انسانیت کو دنیا سے مٹایا جا رہا ہے اور جہاں علماء بنے بیٹھے ہیں۔ اور وہ علماء دنیا کو بھیڑ لومڑی کی طرح کھا رہے ہیں تو ضرورت محسوس ہوئی کہ میں مسلمانوں کو اس خطرے کے آثار سے آگاہ کر دوں جو کہ محض علماء کی وجہ سے دنیا میں پیدا ہو رہا ہے۔ مسلمان کہلانیوالے ایسے گندے اور معیوب امراض میں دن بدن مبتلا ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ نفس پرست علماء دیکھتے ہیں اور محض پیسوں میں مردار ٹھونسنے کے لئے خاموش ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اور وہ قوم جو دنیا میں حق و صداقت پھیلانے کے لئے کھڑی ہے اسکا مقابلہ کر رہے ہیں۔ ابھی استانبول جو مسلمانوں کا اسوقت قبلہ بن رہا ہے۔ اسمیں دو ہزار دکان شراب کی بند ہوئی ہیں۔ غور کرو سوچو۔ کیا اسکے علماء تھے۔ کیا انکا کوئی اثر نہ تھا۔ کیا وہ عبادت گذار نہ تھے۔ سب کچھ تھا مگر یقیناً انکا کوئی اثر ملک پر نہ تھا۔ انکی عبادتیں محض ریا اور دکھاوا تھیں۔ یہی وجہ تھی کہ عسکری سپاہیوں کا حکم وہ [illegible] جو

ان علماء کے وعظ و نصائح نہ کر سکے۔ مصطفےٰ کمال کیوں کامیاب ہوا۔ اس نے جو کہا دل سے کہا اس کے اندر سے جو آواز اٹھی وہ ریا سے خالی تھی۔ اور یہی وجہ تھی کہ اسکے اردگرد جانفروش جمع ہو گئے۔ مگر یہ ملاں۔ اسقدر مدت دراز وہاں پر موجود رہے جن کی تعداد شراب کی دوکانوں سے بہت زیادہ تھی۔ مگر اپنے پند و نصائح سے شراب روک نہ سکے۔ غور کرو اسوقت سے قبل وہ لوگ جن کو دارالخلافت قرار دیتے ہو کسقدر شراب میں منہمک تھے۔ اور اسی سے دوسرے گناہوں کا اندازہ لگا سکتے ہو۔

مصر میں آؤ۔ یہ وہ مقام ہے جو کہ علم دین کا سب سے بڑا مرکز دنیا میں ہے۔ اور یہ وہ مقام ہے کہ جہاں عربی زبان جو کہ رسول عربی صلعم کی زبان تھی آج بھی اپنی پوری شان پر ہے اس جگہ علماء کی تعداد صرف ازہر سے تعلق رکھنے والوں کی تیس ہزار سے زیادہ ہے۔ جنمیں سے چودہ ہزار طالب علم تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ ان طالبعلموں کو ہمارے ہندوستان کے پرائمری یا مڈل کے طالبعلموں کے ہم عمر نہ قرار دو بلکہ انکے والدین اور دادوں کے ساتھ کیونکہ بعض ستر سالہ طالب علم ہیں جنھوں نے جب سے ہوش سنبھالی ہے۔ صرف یہی کام کیا وہ ازہر میں تعلیم حاصل کرتے رہے اور بعض پچاس سالہ۔ ایسے واقعات بہت سے ہیں کہ باپ۔ اور بیٹا ازہر کے اکٹھے ہی طالب علم ہیں۔

ان علماء کا تشکر جزاکے ہوتے ہوئے مصر کی اخلاقی حالت دنیا کے سب ملکوں سے زیادہ گری ہوئی ہے۔ اور میں بیباکانہ دل کہتا ہوں کہ یہ علماء کا قصور ہے۔ چھوٹے بچے شراب پیتے ہیں اور کوئی منع نہیں کرتا۔ عورتیں شراب پیتی ہیں اور کوئی نہیں روکتا۔ نوجوان طالب علم بوڑھے۔ ادھیڑ شراب کے نشے میں سرشار۔ شراب فروش مسلمان۔ اور کسی مولوی کو غیرت نہیں آتی۔ ٹرام میں بیٹھے ہوئے مسلمان کہلانیوالے مولویوں کے سامنے ایک شریف خاندان کی لڑکی کے ساتھ بدمعاش لڑکوں کے اشارے کرکے زناکاری کے لئے جاتے ہیں اور کسی کے ماتھے پر پسینہ تک نہیں آتا۔ معدنی حوضوں پانی کے کناروں پر۔ حمامات میں۔ امراء۔ غرباء۔ علماء سب کے سب ماورزاد ننگے کھڑے ہو کر نہاتے ہیں۔ اور ذرا ان میں شرم نہیں اور علماء خود ان امراض میں مبتلا رہیں۔ اسپر بس نہیں بعض حمامات میں جاکر زیر ناف بال لوگوں کے سامنے تمام کے مزدوروں سے منڈواتے ہیں۔ اور ہنستے ہیں زناکاری اور لڑکوں سے بدکاری ایک عام مشغلہ ہے۔ بڑے بڑے اعلیٰ گھرانوں کی عورتیں اپنے مردوں کی خائن ہیں۔ ہزاروں لوگ باوجود علم و فضل کے قرآن کریم نہیں جانتے۔ امراء کی میزوں پر عورتوں کی ننگی تصویریں تانبے یا سنگ کی بنی ہوئی رکھی ہیں۔ تھیٹروں میں مردوں کے برابر شریف عورتوں کی کافی تعداد ہوتی ہے۔ اور وہاں وہ مخرب الاخلاق اسباق کا ملاحظہ کرتی ہیں اور کوئی نہیں جو اونکو روکے۔ اگر مصر کی شراب کو بہا دیا جائے تو یقیناً یقیناً قاہرہ میں سیلاب عظیم آجائے۔ میں اگر غلط کہتا ہوں تو ان طالب علموں سے دریافت کرو جو احمدیت

سے تعلق نہیں رکھتے اور نہ ہی میں موجود ہیں۔ علماء کے ماتھے پر پسینہ تک نہیں آتا سب کچھ دیکھتے ہیں اور ہنس دیتے ہیں۔ غیر مذاہب پر ملا اسلام کو کھاتے چلے جا رہے ہیں۔ اور علماء سے اتنا تو نہیں ہو سکتا کہ ان کو جواب دے سکیں مگر جہاں کسی احمدی کے منہ سے وفات مسیح کا ذکر سنا انکے منہ میں جھاگ بھر آتی ہے۔ انکی حالت دیوانوں کی سی ہو جاتی ہے اور کاٹنے کے لئے دوڑتے ہیں میں نہیں جانتا کہ یہ انسانیت سے گری ہوئی حرکات کیوں ان میں پیدا ہو گئی۔ میرے ایک دوست نے سنایا کہ ایک واعظ نے ایک مسلمان شخص کے حق میں جو کہ مر گیا اور اپنی قوم کا ہمدرد تھا۔ جس نے دو سال قبل تیس ہزار پونڈ اپنی قوم کے طلباء کی اعلیٰ تعلیم کے لئے دیئے۔ جمعہ کے دن ممبر پر چڑھ کر کہا کہ کہتا تھا۔ اور کتوں کی موت مر گیا۔ میرے دوست نے سنایا کہ جینے اس مولوی کے پیچھے نماز پڑھنی قطعاً چھوڑ دی کیونکہ وہ لوگوں کے اخلاق بگاڑتا ہے پس یہ وہ جماعت ہے جس سے تمام بدن دنیا متنفر ہو رہی ہے۔ ان کا وجود اسلام کے لئے سخت مہلک ثابت ہو رہا ہے۔

مسلمان کہلانیوالے دن بدن قعر ضلالت میں گر رہے ہیں۔ شام جو کہ عربی علاقہ ہے۔ اس ملک پر مسلمانوں کی حالت ایسی ذلیل ہو رہی ہے کہ مسلمان کہلانے والی عورتیں نخاسوں میں کام کرتی ہیں۔ اور مسلم خون کے اندر جوش پیدا نہیں ہوتا۔

وہ علماء جو کہ ہندوستان میں ان میں اسلام کے ماننے والے اسلام کی نسبت اس سے زیادہ نہیں جانتے کہ ہم مسلمان ہیں۔ ہندوستان کی حالت تمہارے سامنے ہے۔ کفر باز علماء کے ہوتے ہوئے ہندو متاع اسلام لوٹنے میں مشغول ہیں۔ مگر افسوس اس قوم پر کہ سوائے دنیا میں فتنہ اندازی اور فساد کے کچھ نظر نہیں آتا۔ احمدیت کے پیچھے پڑے ہیں حالانکہ احمدی ایک وحید جماعت دنیا میں ہے۔ جو اسلام کی حفاظت کر رہی ہے۔

مسلمانو! جاگو!! بیدار ہو جاؤ۔ یاد رکھو تمام دنیا کے مسلمان اپنی اخلاقی حالت میں گر چکے ہیں۔ خانہ کعبہ جن لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔ اون پر مصر کے علماء نے آج متفقہ طور پر کفر کا فتویٰ لگا دیا ہے۔ اور اگر مصری قوم پورے طور پر آزاد ہوتی تو یقیناً آج اور مصر کے سینکڑوں نہیں ہزاروں انسان مسلمان کہلانے والے یہ دریغ قتل ہو جاتے۔

الغرض دنیا کے کسی کونے میں چلے جاؤ۔ اور تمکو غور کرنے سے معلوم ہو گا کہ مسلمان مٹ گئے اور ان کے اخلاق مر گئے ہیں۔ انکی روحانی حالت تباہ اور برباد ہو گئی۔ اے ہندوستان کے مسلمانو اگر تم چاہتے ہو کہ تم اسلام کی حیات کو قائم رکھ سکو تو تمام دنیائے اسلام پر نظر ڈالو اور پھر دیکھو کہ علماء نے ان فتنوں کو مٹانے کے لئے کیا کچھ کیا۔ اور دنیا کی تباہی میں علماء نے کس قدر حصہ لیا ہے۔ یقیناً تم کو معلوم ہو جائے گا کہ یہ لوگ اسلام کے سخت ترین دشمن ہیں۔ اور رات دن اسلام کو مٹانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور ان وجود اسلام کے لئے سخت مصیبت ہے۔ اس لئے اب اپنی آنکھیں کھول کر اسلام کی باگ انکے ہاتھ سے لے لو۔ ورنہ چند سال نہیں گزریں گے کہ تم کو اس سے بڑے دن دیکھنے پڑیں گے۔ جو دیکھ رہے ہو۔

میری مراد ان علماء سے نہیں جو حقیقتہً علماء ہیں جن کا وجود اسلام کے لئے مفید اور بابرکت ہے۔ جو اپنے رنگ میں خدمت کر رہے ہیں۔ ہاں میری مراد وہ لوگ ہیں۔ جو اسلام کے لئے مصیبت عظمےٰ بن رہے ہیں۔

کبھی نہیں دیکھا گیا کہ ان علماء اسلام کی خدمت کرنے والوں کے لئے دلداری اور تحسین کی آواز نکالی ہو بلکہ جب ان کو موقع ملا۔ خدا کی برگزیدہ جماعت کے درپے ہوئے۔ اور انہوں نے لوگوں کو اوبھار اوبھار کر اسلام کی تو ہین کرائی۔ اگر ان کی کارستانیوں سے آج بھی ہم واقف نہ ہوئے تو وقت آتا ہے کہ یہ قوم اسلام کو دنیا سے مٹانے کے لئے ان سے زیادہ آگے نظر آئے گی۔ جبکہ عیسائی اور آریہ کہلانے ہیں۔

کیسے شرم کا مقام ہے کہ یہ لوگ ایسے فتوے ایجاد کرتے ہیں۔ اور ایسے قابل شرم فعل ان سے سرزد ہوتے ہیں۔ کہ جن کو دیکھ کر انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ہندوستان سے دو مولوی کہلانے والے آئے۔ اور پھر واپس چلے گئے۔ اور جاتے ہوئے عربوں سے ترکوں۔ ہندوؤں کی کتابیں چرا کر لے گئے۔ ان لوگوں کی نگاہوں میں ہندوستان کے علماء کی کیا وقعت رہ گئی۔ جنہوں نے دیکھا کہ ہماری کتابیں پڑھنے کے لئے لیں۔ اور پھر اس خاموشی سے ڈھرے کو چھوڑا کہ کسی کو علم بھی نہ ہوا۔ اسی پر بس نہیں۔ وہ بعض ایسی کتابیں لے گئے جو کہ یہاں وقف کی تھیں۔ اور جب ان لوگوں نے ان سے مطالبہ کیا۔ تو انہوں نے جواب تک نہ دیا۔ یہ ہیں علماء۔ جو آج ہمارے راہبر اور پیشوا بننا چاہتے ہیں۔

مسلمان اگرچہ بہت حد تک بیدار ہو گئے ہیں۔ مگر ان کی بیداری ابھی اس حد تک نہیں پہونچی کہ وہ اس فرض کی اصلاح کر سکیں۔

اسلام پبلک کے سامنے ہمارے سلسلہ کے سر کردہ لوگوں نے ان تمام مظالم کو رکھ کر بارہا اپیل کی۔ مگر ابھی تک ان امور کی طرف کوئی توجہ نہیں ہوئی۔ حالانکہ ضرورت تھی کہ اس وقت اسلامی جماعتیں اپنی اپنی جگہ جلسے کر کے علماء کی اصلاح کی کوئی صورت پیدا کرتے۔

مسلمان اگر ایسا نہیں کریں گے۔ وہ یہ نہ خیال کر لیں کہ احمدی جماعت ان مشکلات کو دیکھ کر گھبرا جائے گی۔ ہماری سرشت میں مشکلات و مصائب کو دیکھ کر گھبرانا نہیں رکھا گیا۔ بلکہ جس وقت تک ہم میں سے ایک متنفس دنیا میں موجود ہے وہ اس پاک فرض کو سرانجام دے گا۔ سلسلہ احمدیہ کے حالات کو مطالعہ کرنے والے سمجھ سکتے ہیں کہ دنیا میں صرف اور صرف یہی ایک وحید جماعت ہے جو غیر معمولی طور پر ترقی کے زینوں پر چڑھ رہی ہے۔ مجھ کو مدراس میں ایسے مسلمان عالم سے ملنے کا موقع ملا جو کہ قرآن کریم کی آیت تلاشی بسیار پر بھی تلاش نہ کر سکا۔ پس ایسی قوم اس جماعت کے راستہ میں اگر کوئی عارضی طور پر کوئی روک بھی پیدا کرے تو وہ یقیناً ہماری جماعت کے عزم کے سامنے جو موہبت الٰہی ہے ہباءً منثوراً ہو جائے گی۔

ہم ان باتوں سے ڈرتے ہیں مگر ان کو ڈرتے ہیں جن کے اسلام کی باگ اس مردم کش حق کے ہاتھ میں ہے۔ جب تک مسلمان ان کے اوپر پوری پوری سختی سے نگرانی نہیں کریں گے اور ان کی موٹی چربی کو محنت سے پگھلا نہیں دینگے۔ اسوقت تک یہ قوم مسلمانوں کے لئے ایک مصیبت عظمےٰ بنی رہے گی۔

پس اس لئے توجہ کرو۔ کہ یہ فتنہ پردازیاں بہت جلد مٹ جائیں۔ اور اسلام کے خادم خواہ وہ احمدی ہوں۔ یا کوئی اور خدمت کر سکیں ورنہ جس قوم کا مسلک یہ ہے کہ اپنی جڑوں پر کلہاڑی چلائے وہ قوم اگر آج نہیں مٹی تو کل ضرور مٹ جائے گی۔

درخواست دعا

حضرت اقدس فضل عمر ایدہ اللہ کی کامل صحت کیلئے اور سلسلہ کے مبلغین کے لئے رات کو اٹھ اٹھ کر اور ایک تڑپ کے ساتھ احباب دعائیں کریں۔ (کاتب)

خدا تعالیٰ کی قہری تجلی کا ظہور جاپان کی سرزمین پر

قیامت خیز زلزلہ سے تباہی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی انذاری پیشگوئی

احمدی جماعت جاپان سے عملی ہمدردی کیلئے تیار ہے

اس ہفتہ کے وحشتناک واقعات میں سے جاپان کے زلزلہ کی خبر ہے جس نے جاپان کی سرزمین میں قیامت برپا کر دی ہے۔ لاکھوں انسان ہلاک ہو گئے اور بقول اخبارات آج یہ حالت ہے کہ

مُردوں کی بجائے زندوں کا شمار آسان ہے

اس زلزلہ کا اثر ہر طبقہ اور حیثیت کے لوگوں پر ہوا ہے۔ ایک مفلس گداگر سے لیکر تاجدار خاندان تک یکساں متاثر ہوا ہے۔ کوئی گھرانا ایسا نہیں جہاں تباہی اور موت نے اپنا دامن وسیع نہ کیا ہو۔ حالات اسقدر بھیانک اور خوفناک اثر ہا ہیں کہ انکے تصور سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اخبارات ان حالات کی تفصیل بیان کر چکے ہیں میں اس زلزلہ کے متعلق صرف اسی پہلو کو دکھانا چاہتا ہوں جو انسان کو خدا پر ایمان اور گناہ سے نفرت پیدا کرنے میں معید ہوتا ہے اور میں اس آواز کو پہونچانا چاہتا ہوں جو جاپان کی تباہ شدہ بستیوں سے اٹھ رہی ہے کہ

الملک یومئذ للہ الواحد القہار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۹۰۵ء میں الوصیت شائع کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ حوادث کے بارہ میں جو علم مجھے دیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ ہر ایک طرف دنیا میں موت اپنا دامن پھیلائیگی اور زلزلے آئیں گے اور شدت سے آئیں گے اور قیامت کا نمونہ ہو نگے اور زمین کو زیر و بالا کر دینگے اور بہتوں کی زندگی تلخ ہو جائے گی۔"

سنت اللہ سے ناواقف اور خدا تعالیٰ کی قہری تجلیات سے بے پروا انسان ان باتوں کو سُنکر ہنس دیتا ہے اور منہ پھیر کر ان انذاری آیات پر سے گذر جاتا ہے مگر دانشمند اور خدا ترس دل ڈر جاتا ہے اور خدا کے غضب کے آثار کو دیکھ کر توبہ کرتا اور اس سے صلح کا عہد باندھتا ہے۔ جاپان کا یہ زلزلہ کچھ شک نہیں عادی اسباب کے ماتحت آیا ہے اور خدا تعالیٰ کے قانون قدرت کا ایک کرشمہ ہے مگر اسمیں بھی شک نہیں کہ اسمیں عبرت اور بصیرت کیلئے ایک زبردست اور موثر سبق ہے۔ زلزلہ کے نشانات کی خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح کو متعدد مرتبہ خبر دی اور کبھی وہ اپنے ان معنوں میں اور کبھی اپنی کیفیت کے لحاظ سے پوری ہوئی۔ مگر حضرت مسیح موعود کی تصنیفات اور الہامات سے پتہ لگتا ہے کہ زلزلہ عظیم کی پیشگوئی پانچ مختلف وقتوں میں زلازل ہی کے رنگ میں پوری ہوگی۔ اس لئے یہ زلزلہ عظیم بھی اسی کے موافق ایک

زبردست قہری نشان ہے

میں ان لوگوں کے لئے جو دل رکھتے ہیں اور خدا ترسی دل رکھتے ہیں حضرت مسیح موعود کی کتاب حقیقۃ الوحی سے ذیل کا اقتباس پیش کرتا ہوں۔ تا وہ اس سے فائدہ اٹھائیں۔

سان فرانسسکو کے زلزلے جو ۱۹۰۶ء میں آئے تھے ان کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ لکھتے ہیں۔

شاید نادان لوگ کہیں گے کہ یہ کیونکر نشان ہو سکتا ہے۔ یہ زلزلے تو پنجاب میں نہیں آئے مگر وہ نہیں جانتے کہ خدا تمام دنیا کا خدا ہے نہ صرف پنجاب کا اور اس نے تمام دنیا کیلئے پیشگوئیاں دی ہیں نہ صرف پنجاب کیلئے۔ یہ بدقسمتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی پیشگوئیوں کو ناحق تکمل دینا اور خدا کی کلام کو غور سے نہ پڑھنا اور کوشش کرتے رہنا کہ کسی طرح حق چھپ جائے مگر ایسی تکذیب سے سچائی چھپ نہیں سکتی۔

یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئینگے اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہونگے اور اسقدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے چرند پرند بھی باہر نہیں ہونگے۔ اور زمین پر اسقدر سخت تباہی آئیگی کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی۔ اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔ اور اسکے ساتھ اور بھی آفات زمین اور آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہونگی یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی۔ اور یہ ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں انکا پتہ نہیں ملیگا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا کہ یہ کیا ہونیوالا ہے اور بہتیرے نجات پائیں گے اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے۔ وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں۔ کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھیگی۔ اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانیوالی آفتیں ظاہر ہونگی۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے۔ اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا وما کنا معذبین حتی نبعث رسولاً اور توبہ کرنیوالے امان پائیں گے۔ اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں اپنے رحم کیا جائیگا کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں انسانی کاموں کا اسدن خاتمہ ہوگا۔ یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کریگا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا۔ اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائیگا جس کے کان سننے کے ہوں سُنے کہ وہ وقت دور نہیں میں کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت قریب آتی جاتی ہے نوح کا زمانہ تمہاری نظر کے سامنے آجائیگا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لو گے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ۔

اس اقتباس کے پڑھنے سے صاف ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کے قہری نشانوں کا دامن کسقدر وسیع بتایا گیا ہے اور وہ کس شان سے پورے ہوتے ہیں۔ مبارک وہ جو انکو دیکھ کر پاک تبدیلی کرتے

جاپان کے اس زلزلہ کی خبر شائع کرتے ہوئے میں یہ بھی ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ احمدی جماعت کو جاپان کے ساتھ اس مصیبت عظمیٰ میں بہت بڑی ہمدردی ہے اور جہاں تک اسکے امکان میں ہوگا وہ اپنے ان مشرقی بھائیوں کی اعانت اور ہمدردی کے لئے کوئی دقیقہ باقی نہ رکھیں گے۔ حضرت امام اس فکر میں ہیں کہ جاپان کے ساتھ عملی ہمدردی کی ہر ممکن کوشش کیجاوے اسلئے میں احمدی جماعت کو حضرت امام کی دعوت پر لبیک کہنے کیلئے آمادہ کرتا ہوں۔ اور دراصل احمدی جماعت تو اپنے امام کی ہر صدا پر لبیک کہنے کیلئے ہر وقت تیار رہتی ہے۔ کچھ شک نہیں کہ اس کی تعداد محدود اور اس کے فرائض اور ذمہ داریوں کا دائرہ وسیع ہے مگر اسکے لئے یہ فخر کیا کم ہے

خدا نے اس قوم کو اپنے لئے چن لیا ہے

پھر خدا کا یہ برگزیدہ قوم خدا کی مخلوق کے لئے ہمدردی سے بھرا ہوا ہے

مسوا میں میرے تین دن

(گذشتہ سے آگے)

مسوا میں سردی تیز تھی۔ بارش اور ہوا چلتی تھی ہمکو تو ہو تکلیف تھی ہی۔ مگر ان بوڑھی عورتوں کی تکلیف سخت تکلیف دہ تھی۔ صبح ہوئی ایک ننگا دھڑنگا شخص لنڈھڑاتا ہوا میرے پاس آیا۔ کہ ہندوستان کے ہندی مسلمان ہو مسجد کے لئے کچھ دو۔ میں نے اس کو کہا کہ نماز تو کوئی پڑھتا نہیں ہے تو مسجد کا کیا فائدہ ہے۔ اور پھر میں نے اس کو کہا کہ تم سب مسوا میں مسلمان ہو اگر تم لوگ ایک مسجد کی مرمت نہیں کر سکتے تو تم دنیا میں کیا کر سکتے ہو۔ اسپر وہ بہت ناراض ہوا۔ میں نے اس کو ایک روپیہ دیا مگر اس نے لینے سے انکار کر دیا۔ تب میں نے یہ ارادہ کیا کہ جیب میں ڈال لوں۔ اسپر وہ پیسہ لیکر راضی ہو گیا۔ اور سیدھا چلتا بنا۔ سو بہت سے مسلمانوں کو مسجدوں کے نام پر بھیک مانگنے کا شوق ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ انکے حال پر رحم کرے۔ اسمیں میں صرف ایک بنگالی دوست شیخ محمد قیوم صاحب سے معلوم ہوا کہ وہ جب مجھ سے ایک سال پہلے آئے تھے۔ تو یہ شخص ان کے پاس بھی آیا تھا۔

آج بادل گہرے تھے مگر دھوپ بھی لگ گئی ہے۔ سارا دن جہاز میں۔ ملاح آتا جاتا رہا۔ مسوا کے مرد عورت گدام میں گھسے ہوئے تھے۔ تھے جاتے تھے اور تالیاں بجاتے جاتے تھے۔ اور کام کرتے تھے۔ شام کے قریب ۱۸ ٹائین ملاح شہر کی سیر کے لئے گئے مگر وہ ملاح جو جہاز کا ناخدا ہے اس نے یہاں جانا تو اور اسنے ایک بگہ رکھ کر پیسے تقسیم کر دیئے۔ جو ملاح باہر سے آئے اس سے دریافت کرتے کچھ ہنس گئے۔ برخلاف اس کے ایک اور بھیانک منظر جو میری آنکھیں دیکھ رہی تھیں۔ وہ یہ تھا کہ ہندوستان کے مسافر جو قریباً سب سندھی ہی تھے۔ سیر کے لئے گئے۔ اور سب سے پہلا کام یہ کیا کہ شراب کی بوتلیں خرید لیں۔ اور زنانگاری کے اڈے تلاش کئے۔ جب رات کو واپس آئے اور بڑے فخر کے ساتھ اپنے اپنے قصے بیان کرنے لگے۔ اسی حالت میں شراب پر انکا جھگڑا ہو گیا۔ اور اس قدر گندی گالیاں ایک دوسرے کو دیں کہ الامان الحفیظ۔ قریب تھا کہ جوت پیزار تک نوبت پہونچ جاتی۔ یہ منظر ۱۸ ٹائین ملاحوں کے لئے بہت کچھ حیرت انگیز تھا۔ جو کہ قطار باندھے ہوئے کھڑے دیکھ رہے تھے۔ پونا کا یہ ہیں جو کہ مارک کے گرجا کی وجہ سے جرمنی جا رہا تھا۔ ابتداء میں تو بہت شریف معلوم ہوتا تھا۔ مگر صحبت بدنے اس کو اسقدر خراب کیا کہ خالی بوتل منہ کو لگا کر ہنسوانوں کی سی حالت پیدا کر لی۔ اور گالیاں دینے لگا۔

دوسرے دن صبح کو انھوں نے دال چاول گھی اور ہر ایک چیز تقسیم کر لی اور الگ ہو گئے۔ سارا دن اور ساری رات سوراخ کے قصے ہوتے ہیں۔ کہ ہم یوں کرینگے۔ اور یوں کرینگے۔ مگر حالت یہ ہے کہ چند دن کے لئے بھی اتفاق نہ رکھ سکے۔ بلباس تو سارا یورپین ہی پہنتے ہیں ہم بھی شام کو سیر کے لئے گئے۔ اور ایک کشتی کرائے پر کر کے سمندر میں ایک دوسری طرف نکلی تھی۔ وہاں گئے وہاں سمندر سے نمک نکالا جاتا تھا۔ نیز کہتے ہیں کہ سید عبدالقادر جیلانی کا وہاں مزار ہے۔ ترکی نشان مزار پر سنہری شکل میں لگا ہوا تھا۔ مزار سخت بے کسی کی حالت میں تھا۔ میں نے دعا مغفرت کی کہ خدایا اگر یہ وہی عبدالقادر ہیں تو انکے مدارج کو بلند فرما۔ اگر کوئی اور ہیں تو بھی اپنے رحم و کرم کے سمندر سے انکے گناہوں کو دھو دے۔

سمندر میں کشتی کی سیر دلچسپ تھی کنارے پر ہزاروں کشتیاں کھڑی تھیں۔ اس قسم کا نظارہ کرتے ہوئے شام کو جہاز پر آ گئے۔ رات کو میں نے ایک خواب دیکھا کہ میرے والد صاحب ملے ہیں۔ اور وہ مجھ کو کہہ رہے ہیں کہ دنیا کی بڑی بڑی قومیں آپس میں ٹکرا کر مر جائیں گی۔ اس وقت چھوٹی قوموں کے ہوشیار آدمی ترقی پائیں گے۔ اس لئے تم اسکا خیال رکھنا۔ تیسرے دن صبح کو ہم پھر سیر کے لئے نکلے۔ اور ایک بڑی سیر کر کے واپس آ گئے۔ آج بہت سے ۱۸ ٹائین سوار ہوئے اور دو قیدی جو کہ ۱۸ ٹائین ہی تھے سوار ہوئے۔ اسی طرح سے تین دن تک جہاز میں مال اترتا اور چڑھتا رہا۔ چوتھے دن صبح کو ابھی میں سویا پڑا تھا کہ مسوا سے جہاز نے لنگر اٹھا دیا۔ میری آنکھ کھلی تو جہاز سے پانی ٹکرا رہا تھا۔ میں نے مسوا کی در و دیوار پر اچٹتی ہوئی نظر ڈالی اور وہاں کے مسلمان کہلانے والوں کی ہدایت کے لئے دعا کی۔

سفرنامہ مصر

میں بحر الاحمر میں

اب تو میں بحر الاحمر کی سیر کر رہا ہوں۔ ہوا تیز ہے اور خنکی لئے ہوئے بہت سے جہاز آتے جاتے نظر آتے ہیں۔ اور بہت سے جزیرے بلکہ کنارہ ایک طرف تو نظر آتا ہی رہا سمندر میں بعض جگہ پہاڑوں اور پتھروں کا اوٹھے ہوئے ہونا خدا کی قدرت کا اظہار کی ایک داستان میرے سامنے پیش کرتا تھا۔ ۱۸ ٹائین قیدی جہاز میں آزاد کر دیئے گئے ہتھکڑی کھولدی گئی۔ اب تو جہاز کا عام مشغلہ جوا ہو گیا۔ سارا دن پولیس افسر جوا کھیلتے ہیں۔ جسمیں کبھی کبھی یہ قیدی بھی شریک ہو جاتے ہیں۔

خدائی قدرت | خدا کی قدرت ہے کہ جہاز میں برف کا پانی کسی کو بھی میسر نہیں ہوتا۔ مگر میرے لئے ہر وقت برف کا پانی مہیا رہتا ہے۔ وہ بھری ملاح ہر وقت پانی کا کوٹھیرے پاس رکھ جاتے بلکہ بعض اوقات تو میں طہارت کے لئے بھی برف کا پانی استعمال کرتا۔ ابتداء میں مجھ کو کھانے کی اسقدر تکلیف ہوئی۔ کہ اب تو روٹیوں کا انبار میرے گرد لگا رہتا ہے۔ اس کے فضل ہیں جو ان کی راہ میں خدا بھی کھڑا ہوتا ہے وہ اپنے فیوض کے سارے چشمے اسکے لئے کھولدیتا ہے۔

۱۵ مارچ کو آٹھ جہاز پاس سے گزرے بعض جہازوں سے ہمارے جہاز نے گفتگو کی۔ طبیعت بہت صاف ہے۔ اکثر اوقات جہاز پر کھڑے ہو کر میں پانی کے مناظر کا معائنہ کرتا ہوں۔ اور الٰہی تجلیات دیکھ رہا ہوں۔ شام کو جب سورج غروب ہونے لگتا ہے۔ تو اسکی سنہری کرنیں پانی پر اپنا پرتو ڈالتی ہیں۔ تو ایسا لطیف قدرتی منظر بن جاتا ہے کہ طبیعت خود بخود بشاش ہو جاتی ہے۔ رات کو جبکہ چاند ستاروں سمیت پانی پر اپنا عکس دکھلاتا ہے تو خدا کی قدرت کا یہ باغ کیسا بھلا معلوم ہوتا ہے۔ ۱۹ مارچ کی صبح کو میں نے علی الصبح فجر کی نماز پڑھی۔ آسارام صاحب سندھی نے جن کی آواز بہت اعلیٰ تھی اپنے میٹھے سریلے گلے سے بھجن گا کر سنائے۔ بن سے ایک۔ وجد کی سی حالت پیدا ہو گئی۔ ایک سناٹا تھا۔ سب لوگ سوئے پڑے ہیں۔ صبح کی ٹھنڈی نسیم پانیوں پر سے گذرتی ہوئی ہمارے پاس سے گزر جاتی۔ اسوقت انکا اس طبیعی بھینی ہوا میں بھجن گانا میرے لئے عجب ہی سماں پیدا کر رہا تھا جس سے مجھ کو ایک ۱۹۱۸ء کا واقعہ یاد آیا۔ میں حضرت اقدس کے حکم حضرت مولانا راجیکی صاحب کے ساتھ مالابار کا عزم کئے ہوئے کوایٹہ نامی جہاز پر سوار تھا۔ اس میں سو سے زیادہ قیدی بھی سوار تھا۔ جن کے پاؤں میں بیڑیاں پڑی ہوئی تھیں۔ جب رات ہوئی تو ایک قیدی نہایت ہی عمدہ آواز میں وہ نظم گانا جسکا مصرعہ ہے کہ ؎

خدا کی باتیں خدا ہی جانے۔

اور بہت سے قیدی اس کے ساتھ تالیاں بجاتے کیا عجیب وہ منظر تھا۔ جو کہ اسوقت تک مجھکو نہیں بھولا۔ آج جدے کے پہاڑوں کے پاس سے گزرنا تھا۔ کسی کی یاد دل میں گدگدیاں لے رہی تھی۔ میرے نہایت ہی پیارے عزیز میرے قریب آ رہے تھے۔ عزیز و اقارب سے دور انکی مہجوری کی وجہ سے شکستہ دل تو تھا ہی۔ جدے کی آمد آمد نے میرے قلب پر ایک تازیانہ لگایا۔ میری آنکھوں کے سامنے دو پیاری صورتیں پھر رہی تھیں۔ میری روح محبت میں انکو سلامیں بھیج رہی تھی میں مسیح موعودؑ کے عاشقوں کو اپنے قریب پاتا تھا۔ مگر آہ میں انکے پاس نہ جا سکتا تھا میرے سامنے جدہ کے پہاڑ تھے میرے بازوؤں میں اگر قوت پرواز ہوتی تو میں یقیناً اڑ کر ان کے پاس چلا جاتا جنھوں نے اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے میرے دل کا شکار میرے جہاز پر سے کر لیا۔ میں ان کی یاد میں محو اور غرق تھا۔ میری آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں مگر لوگوں کے خوف سے ان قیمتی آبدار موتیوں کی لڑیوں کو بکھرنے نہ

مکتوبات احمدیہ کی چھٹی جلد

دفتر الحکم کی یہ خصوصیت ہے کہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات اور مکتوبات وغیرہ کو محفوظ کرنے میں ہر ممکن سعی کی ہے۔ اسوقت تک مکتوبات کے کئی حصے شائع ہو چکے ہیں۔ حضرت اقدس کے مخلص اور جان نثار مریدوں کے نام جو مکتوبات ہیں۔ ان کی اشاعت کا جو سلسلہ شروع کیا گیا تھا۔ میسپری قادیان سے غیر حاضری کے سبب بند ہو گیا۔ میں اب رفتہ رفتہ ان تمام کاموں کو جو جاری تھے۔ ترتیب دے رہا ہوں۔ چونکہ زندگی کا کچھ اعتبار نہیں میں چاہتا ہوں کہ جلد جلد ان تحریروں کو شائع کر دوں۔ اس سلسلہ میں مکتوبات احمدیہ کی چھٹی جلد نمبر ۵ حصہ ۱ عنقریب میں انشاء اللہ چھپ جائیگی۔ اس جلد میں حضرت چودھری رستم علی صاحب کے نام مکتوبات ہیں۔

چودھری صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فدائیوں میں سے تھے اور جب سے وہ سلسلہ میں داخل ہوئے ایک منٹ کے لئے بھی کبھی کوئی ابتلاء نہ آیا اور آخر سلسلہ کی خدمت کرتے ہوئے اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔

میں چاہتا ہوں کہ مکتوبات کی اس جلد کے ساتھ مرحوم چودھری صاحب کے کچھ حالات زندگی بھی لکھ دوں۔ اس لئے جماعت کے قدیم احباب سے درخواست ہے۔ کہ چودھری صاحب کے سوانح عمری کے متعلق کوئی واقفیت انہیں معلوم ہو تو مجھے لکھ بھیجیں۔ ان کتابوں کا سلسلہ اسی صورت میں جاری رہ سکتا ہے کہ احباب کثرت سے انکو خرید کریں۔ درخواستیں دفتر الحکم میں بھیجی جاویں۔

مرآۃ المجاہد

آریوں کی طرف سے مسئلہ جہاد پر بہت اعتراض کئے گئے ہیں۔ لیکھرام مقتول نے اسپر ایک خاص کتاب لکھی ہے اور آج آریوں نے اشد ہی کی تحریک کی بنیاد اسی پر رکھی ہے کہ اسلام بذریعہ تلوار پھیلایا گیا ہے۔ اس کتاب میں اس مسئلہ کی حقیقت علمی اور تاریخی حیثیت سے اس قابلیت سے بیان کیگئی ہے کہ بے اختیار مصنف کی محنت اور ہمت کی داد دینی پڑتی ہے۔ اس کتاب میں آریوں کے قتل و غارت و لوٹ مار اور بیحد ظلم اور زیادتوں کا تاریخی ثبوت ایک خاص فصل میں دیا ہے۔ کتاب قابل دید ہے اور اس کی کثرت اشاعت کی ضرورت ہے ۱۲ پیجی سائز کی کتاب ہے اور عمدہ جلد کے حساب سے دفتر الحکم قادیان سے ملے گی۔ محصول ڈاک اسکے علاوہ ہے۔ یہ کتاب مولوی سید وزارت حسین صاحب اودینی دمونگیری کی تالیف ہے۔

مصری جماعت نے ایک اور کتاب شائع کی ہے

مصر میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے احمدی جماعت کی بنیاد قائم کر دی ہے۔ میں اپنے کریم کے فضل و رحم کو دیکھتا ہوں اور اپنی کمزوریوں اور خطاکاریوں پر نظر کرتا ہوں تو شرم سے پانی پانی ہو جاتا ہوں۔ مصر میں تبلیغ و اشاعت کے لئے محض اپنی غریب نوازی سے موقعہ دیا۔ کہ میں اپنے بیٹے عزیز مکرم شیخ محمود احمد صاحب کو جو سلسلہ کی خدمت کیلئے مقرر تھا بھیج سکا۔ اور پھر اس نے ایسی توفیق دی کہ وہ ایک جماعت کے بنانے میں کامیاب ہو سکا۔ مصر کی جماعت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اہل علم اور ممتاز طبقہ کے لوگ شامل ہوئے ہیں۔ حال میں سید عبد المجید کامل آفندی کی شمولیت سے جماعت کو بہت بڑی تقویت ہوئی ہے اور علمی اور قلمی کام شروع ہو گیا ہے جماعت کی طرف سے جماعت کے خرچ پر اسلامی نماز کا ترجمہ عربی میں شائع ہوا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے انگریزوں کے لئے نماز کا ایک چھوٹا سا رسالہ لکھا تھا جسمیں نماز پڑھنے کی مختلف تصویریں بھی دی تھیں۔ اسی رسالہ کا عربی ترجمہ جماعت نے نہایت خوبصورت اور عمدہ کاغذ پر اسی تقطیع پر چھاپا ہے۔ یہ کتاب بقیۃ مصریں نہایت دلچسپی سے پڑھی جاویگی۔ اور مسلمان بچوں کو نماز کی طرف متوجہ کر سکے گی۔ ایسی کتابوں کی عام اشاعت مصر جیسے ملک میں دینداری کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے بہت ہی بابرکت ہوگی۔ اسلئے میں جماعت کے ان خاص احباب کو جو خدا کی دی ہوئی دولت کے بہترین مصرف کو جانتے ہیں متوجہ کرتا ہوں کہ اس کتاب کی اشاعت کیلئے اپنی مصری جماعت کو مدد دیں۔ اس کتاب کی قیمت ہندوستان کے لئے انہوں نے ۴ رکھی ہے۔ میری رائے میں مصر میں صفت اشاعت کے لئے وہ شاید اس سے بھی کم پر دے سکیں۔ اور اگر اس کتاب کا خرچ مصری جماعت کو ملجاوے۔ تو پھر وہ اور بھی کتاب اس طریق پر شائع کر سکتی ہے۔ میرے خیال میں ہر جگہ کی انجمن اگر کم از کم ۲ کتابوں کی قیمت بھیجدیں تو کم از کم دو ہزار کتاب شائع ہو جائیگی۔ جو صاحب اس کتاب کی اشاعت کے لئے کوئی رقم بھیجنا چاہیں تو وہ آسانی کے لئے یہ کر سکتے ہیں کہ ٹامس کک اینڈ سنس بمبئی کو روپیہ بھیجدیں اور انکو ہدایت کر دیں کہ وہ شیخ محمود احمد خلف شیخ یعقوب علی عرفانی کو قاہرہ میں اپنے دفتر کی معرفت پہنچا دیں اور شیخ محمود احمد صاحب کو بذریعہ خط اطلاع دیدیں۔ جن کا پتہ یہ ہے۔

شیخ محمود احمد احمدی البشیر فلیج مصری نمبر ۵ قاہرہ

البشریٰ:۔ ہمارے عربی بھائی کی اشاعت کا سوال زیر غور ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ یہ رسالہ جاری ہو جائیگا۔

عینک سے نجات

اصل میرے کا سرمہ اور میرا مصدقہ مسیح موعود اور خلیفہ اول حکیم نور الدین صاحب رض

یہ سرمہ نکموں کے لئے۔ ابتدائی مونیا بند۔ جلا۔ پھولا۔ پرباں آنکھ سے ہر وقت پانی جاری رہتا ہو۔ نظر کمزور ہو انکے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت سرمہ عمار تولہ۔ میرا ثمر تولہ۔ ترکیب استعمال صبح و شام دو دو سلائیاں آنکھوں میں ڈالی جاویں۔ اگر کسی شخص کو مفید ثابت نہ ہو بشرطیکہ اس نے باقاعدہ پندرہ روز تک متواتر استعمال کیا ہو۔ سرمہ واپس کر دے میں اسکی قیمت واپس کر دوں گا۔ اسکے مجرب ہونے پر چھ شہادتیں علاوہ میرے ذاتی تجربہ کے پیشکر تا ہوں۔

(۱) مینے جناب سید احمد نور صاحب کابلی مہاجر قادیان کا سرمہ آزمایا اور بفضلہ تعالیٰ بہت ہی مفید پایا۔ نیز حضرت والدہ ماجدہ سلمہا اللہ تعالیٰ کی آنکھیں بہت کمزور ہو گئیں اس سرمہ سے انکو غیر معمولی فائدہ ہوا۔ (محمد اسمٰعیل مولوی فاضل منشی فاضل قادیان)

۲۔ میں نے سرمہ میرا بھائی احمد نور مہاجر قادیان سے لیکر دو ہفتہ تک استعمال کیا۔ اب خدا کے فضل سے میں بغیر عینک کے لکھ پڑھ سکتا ہوں۔ (فاضل ہیڈ کلرک ہائی سکول قادیان)

۳۔ میں ۱۹۱۷ء شہر ملتان میں عینک آنکھوں پر لگاتی تھی اور ۱۹۱۹ء میں جناب احمد نور سے سرمہ حجر اول لیکر استعمال کیا اور خاکسار نے اب عینک کو اتار دیا ہے اور عینک کی کوئی ضرورت نہیں۔ (خاکسار محمد علی کلیانپوری ضلع لائلپور ڈاکخانہ گگو ماہل کلاں)

۴۔ مینے میاں احمد نور صاحب کابلی سے دو دفعہ سرمہ خرید اجسکو مینے بہت مفید پایا اور دیگر لوگوں نے بھی مجھ سے لیکر استعمال کیا سب نے اسکی تعریف کی۔ یہ سرمہ بہت ہی عمدہ اور قابل قدر ہے۔ (عبدالرؤف ہیڈ کلرک ہائی سکول قادیان)

۵۔ احمد نور صاحب کابلی کا سرمہ میرا بار شاد ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب ایک ہفتہ لگایا بفضلہ تعالیٰ اب بالکل آنکھیں اچھی ہیں۔ اور نظر کامل ہو گئی ہے۔ میں اس سرمہ کے مجرب ہونے پر گواہی دیتا ہوں۔ (خادم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی۔ شبرتی دربان۔)

۶۔ مینے سرمہ میرا تیار کردہ بھائی احمد نور صاحب کابلی خود استعمال کیا اور نیز اپنے رشتہ داروں کو بغرض استعمال دیا۔ اس سرمہ کو بہت مفید پایا۔ تیرا آنکھوں میں جلن ہوا کرتی تھی جو خدا کے فضل سے اس سرمہ کو ایک ہفتہ استعمال کرنیکے بعد دور ہوا۔ (فضل کریم اسسٹنٹ حیدر آباد دکن)

سرمہ سلاجیت:۔ بقدر دانہ نخود صبح کیوقت دودھ سے استعمال کریں۔ قیمت فی تولہ عمدہ قسم دوم ۸ رفی تولہ۔

احمد نور احمدی مہاجر قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)